Fikr-o-Nasar (Islamabad) 35:2-3 (1997-98)

"بیت الحکمۃ"
ہمدرد یونیورسٹی لائبریری کا شعبہ مخطوطات

خضر نوشاہی☆

مخطوطات کے حوالے سے اس دو روزہ قومی ورکشاپ کے موضوعات پر ایک موضوع "پاکستان میں قلمی نسخوں کے ذخائر" بھی ہے۔ اس سلسلے میں عرض کرتا چلوں کہ میں نے پاکستان کے تقریباً تین سو ایسے کتابخانوں کا سروے کیا ہے جن میں مخطوطات موجود ہیں۔ میں نے ان کتابخانوں کے بارے میں جو تحریری یادداشتیں جمع کی ہیں انہیں "پاکستان میں خزائن مخطوطات" کا نام دیا ہے۔ لیکن فی الحال میں جس ذخیرہ مخطوطات کے بارے میں اپنی گزارشات پیش کر رہا ہوں وہ ہے "بیت الحکمہ' ہمدرد یونیورسٹی لائبریری کا شعبہ مخطوطات۔"

بیت الحکمہ کا مختصر تعارف

ہمارے ملک کی نامور شخصیت محترم حکیم محمد سعید صاحب نے "مدینۃ الحکمہ" کے نام سے ایک ایسی نئی بستی آباد کی ہے جو صرف رہائشی بستی کے طور پر نہیں بلکہ اس میں صاحبان علم ودانش کے لئے تعلیم و تعلم اور تحقیق و تفحص کی تمام تر جدید سہولتیں مہیا کی گئی ہیں۔ دیگر سہولتوں میں سے ایک سہولت "لائبریری" کی ہے جسے "بیت الحکمہ" کا نام دیا گیا ہے۔ صرف بیت الحکمہ کے لئے تقریباً چار ایکڑ پر دو منزلہ خوبصورت عمارت تیار کی گئی ہے جسے مستقبل میں چار منزلہ کرنے کا پروگرام ہے۔ پوری عمارت سنٹرلی ائرکنڈیشنڈ ہے اور اس میں چار لاکھ کتابوں کو انتہائی صحت و صفائی اور قرینے سے رکھا گیا ہے۔ ہر موضوع اور ہر زبان پر کتابیں موجود ہیں۔ لائبریری میں شعبہ تحفظ کتب اور شعبہ جلد سازی کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔ جبکہ فوٹو کاپی' مائکرو فلم اور مائکروفش کی سہولتیں بھی مہیا کی گئی ہیں۔ لائبریری کا سارا نظام کمپیوٹرائزڈ ہے اور اسے دنیا

☆ ہمدرد سینٹرل لائبریری' بیت الحکمۃ' کراچی

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

کی بڑی بڑی لائبریریوں سے بذریعہ کمپیوٹر مربوط کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ عصر حاضر کے تمام تقاضوں کے عین مطابق بیت الحکمہ کو فعال کیا گیا ہے۔ لائبریری کا عملہ ساٹھ افراد پر مشتمل ہے جو ہر وقت صاحبان علم و ادب کی خدمت کے لئے مستعد رہتا ہے۔ حکیم محمد سعید صاحب نے اپنے خاص علمی ذوق کے پیش نظر بیت الحکمہ میں مخطوطات کا بھی ایک شعبہ قائم کر دیا ہے۔

بیت الحکمہ کے شعبہ مخطوطات

اگرچہ بیت الحکمہ کو ارض پاک پر اپنا نقش جمائے ابھی چند سال ہی ہوئے ہیں لیکن اپنے قیام کے اس مختصر ترین عرصے میں بیت الحکمہ نے گراں قدر مخطوطات جمع کیے ہیں، جن میں کچھ تو خود حکیم صاحب کے ذاتی کتابخانے کے ہیں، اور کچھ خریدے گئے، کچھ تحفۃً آ گئے اور کچھ اہم کتب خانے نے بیت الحکمہ میں آ جانے کے باعث ان کے مخطوطات بھی وہاں آگئے ہیں مثلاً پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی کراچی کا ذخیرہ مخطوطات اور ڈاکٹر وزیر الحسن عابدی مرحوم کا کتابخانہ اور ان کے مخطوطات وغیرھم۔ اس طرح اب تک بیت الحکمہ میں کم و بیش ۱۵۰۰ مخطوطات جمع ہو چکے ہیں۔ جنہیں بیت الحکمہ میں محفوظ کرنے سے پہلے شعبہ تحفظ کتب میں بھیج کر ان کا علاج کروا کے اور پھر شعبہ جلد سازی سے خوبصورت جلد بنوا کے محفوظ کیا گیا ہے۔

ان مخطوطات میں بلحاظ زبان: عربی کے ۵۰۰، فارسی ۹۰۰، اردو ۶۰ اور متفرق زبانوں کے چالیس مخطوطات ہیں۔ اگرچہ ان مخطوطات میں زیادہ تعداد طبی علوم سے متعلق مخطوطات کی ہے، تاہم دیگر علوم و فنون پر بھی گراں قدر قلمی نسخے موجود ہیں۔ قبل اس کے کہ ہم بیت الحکمہ کے اہم نسخوں کا تعارف پیش کریں، مختصراً موضوع وار اہم قلمی نسخوں کی تعداد بیان کئے دیتے ہیں۔ یہ تفصیل صرف فارسی قلمی نسخوں کی ہے۔

موضوع	تعداد نسخے
ترجمہ قرآن	۱
تفسیر	۷
تجوید	۹
علوم قرآن	۲
ریاضی	۳
موسیقی	۲

طب	۱۳۹
کیمیا	۵
منطق	۲
فلسفہ	۴
کلام	۴
تصوف	۳۰
اخلاق	۱۳
لغت	۱۰
قواعد و دستور زبان	۲۰
بلاغت	۵
انشاء	۴۰
داستان	۲۰
دیوان	۴۰
شعر و شاعری	۵۰
نثری ادب	۴۰
سیرت	۹
تذکرہ ہائے صوفیہ	۵
تذکرہ ہائے شعراء	۳
تاریخ	۴۲
فقہ	۲۵
حدیث	۵
اوراد و عملیات	۳

بیت الحکمہ میں موجود چند اہم مخطوطات

ویسے تو کسی بھی قلمی نسخے کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن بعض مخطوطات چند مختلف وجوہات کی بنا پر خاص اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ مثلاً بخط مصنف ہونا' منحصر بفرد ہونا'

قدیم ترین ہونا' خوشخط ہونا' مصور ہونا' مطلا و مذہب' کسی اہم شخصیت کی مہر یا دستخط ہونا وغیرہ وغیرہ۔ چنانچہ مخلوطات کی اہمیت ہر صاحب ذوق کے اپنے اپنے انداز فکر یا موضوع کی ضرورت کے مطابق ہوتی ہے۔ تاہم ہم ذیل میں بیت الحکمہ کے چند اہم ترین نسخوں کا ذکر کرتے ہیں۔

۱۔ بخط مصنف:

تفریح الاطباء فی تشخیص المرض و تجویز الدواء:

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے یہ کتاب علم طب پر ہے' اس کے مصنف کا نام محمد مشتاق علی بن شیخ عاشق علی بن شیخ محبوب عالم کاکوری ہے۔ مصنف حکیم عبدالقادر خان کا شاگرد تھا۔ یہ کتاب اس نے ہندوستان کے شہر میرٹھ میں ۱۲۷۴ھ میں تصنیف کی۔ اس کتاب کی تصنیف کے لئے مصنف نے جن کتابوں سے استفادہ کیا ہے ان کے نام اس نے مقدمہ میں گنوائے ہیں جو یہ ہیں: شرح اسباب و علامات' موجز القانون نفیسی' سدیدی' مفرح القلوب' طب اکبر' خزینۃ العلاج وغیرہ۔

یہ کتاب ایک مقدمہ اور چار "تفریح" پر مشتمل ہے۔ ہر تفریح چند ابواب پر منقسم ہے اور ہر باب کی چند فصلیں ہیں۔

اس نسخہ کی ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ اس کا تکملہ مصنف کے پوتے عبدالمصطفیٰ قادری نے لکھا ہے جو بچوں کے امراض سے متعلق ہے اس کی کتابت محمد افتخار نے ۲۵ شوال ۱۳۴۲ھ کو کی ہے۔ اس طرح نسخہ کے کل صفحات ۴۳۰ + ۳۰ = ۴۶۰ ہو گئے ہیں۔

روضات شاہی:

ہندوستان کے شہر احمد آباد گجرات (دکن) میں مخدوم جہانیان جہانگشت کی اولاد سے ایک خاندان آباد ہے جو "شاہی" کہلاتا ہے۔ اس خاندان کے ایک بزرگ سید محمد جعفر بدر عالم بن سید جلال الدین مقصود عالم شاہی رضوی نے یہ کتاب ۲۸ ذوالحج ۱۰۷۷ھ میں لکھی ہے۔ اس میں انہوں نے اپنے خاندان کے بزرگوں کا تذکرہ کیا ہے اور احادیث و تفاسیر کا بیان بھی ہے۔ مخلوطہ عمدہ خط نسخ میں لکھا گیا ہے تاریخ کتابت ۲۸ ذوالحج ۱۰۷۷ھ ہے۔ یہ نسخہ بخط مولف ہے جو کہ پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی لائبریری سے بیت الحکمہ میں آیا ہے۔ یہ نسخہ ۲۲۵ اوراق پر مشتمل ہے۔ ہر صفحہ پر ۱۹ سطریں ہیں۔

۲۔ نادر نسخ:

بعض نسخے نادر الوجود ہونے کے باعث اہم ہوتے ہیں۔ بیت الحکمہ میں ایسے بھی متعدد مخطوطات موجود ہیں۔ تاہم یہاں ایک قلمی نسخے کے تعارف پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

جامع البرکات:

یہ کتاب حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی تصنیف ہے۔ درحقیقت یہ انہوں نے اشعۃ اللمعات کی تلخیص کی تھی جو کہ دو جلدوں پر مشتمل تھی۔ بیت الحکمہ میں اس کی صرف پہلی جلد موجود ہے۔ ابھی تک اس کے کسی دوسرے نسخہ کا علم نہیں ہو سکا۔ خلیق احمد نظامی کی کتاب حیات شیخ عبدالحق محدث

ص ۱۷۰ پر اور تذکرہ علمائے ہند مترجمہ ایوب قادری کے ص ۲۷۷ پر اس کتاب کا ذکر موجود ہے۔ لیکن اس کے کسی قلمی نسخہ کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔ بیت الحکمہ میں موجود اس نسخہ کے ۳۶۸ اوراق ہیں ہر صفحہ پر ۲۱ سطریں ہیں۔ خط نستعلیق ہے۔ نسخہ پاکیزہ ہے۔

زیبائش کے اعتبار سے اہم نسخے:

بیت الحکمہ میں موجود ذخیرہ مخطوطات کے متعدد نسخے اپنی خوشخطی اور خوبصورتی کے لحاظ سے بھی بے حد اہم ہیں اور قابل دید ہیں' چنانچہ ان کا ذکر بھی دلچسپی سے خالی نہیں ہو گا۔

قرآن حکیم مترجم فارسی

قرآن حکیم کا یہ نسخہ بے حد خوبصورت ہے۔ تمام نسخہ مطلا و مذہب ہے۔ ابتدائی دو صفحات' وسطی دو صفحات اور آخری دو صفحات پر انتہائی لطیف و نفیس میناکاری کی گئی ہے جو کہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ علاوہ ازیں قرآن پاک کے تمام صفحات پر طلائی کام کیا گیا ہے۔ حاشیہ پر فارسی ترجمہ بخط نستعلیق اور متن قرآن خوبصورت خط نسخ میں لکھا گیا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ کاتب نے اپنی پوری زندگی اس پر صرف کر دی ہے لیکن افسوس کہ کاتب نے ترقیمہ وغیرہ میں اپنا نام نہیں لکھا۔ قدامت کے اعتبار سے یہ قرآن حکیم کوئی تین سو سالہ قدیم نسخہ کہا جا سکتا ہے۔

القانون

ابن سینا کی معروف کتاب "القانون فی الطب" کو طبی دنیا میں جو مقام حاصل ہے وہ کسی اور کتاب کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ یورپ میں تو اسے طبی دنیا کی بائیبل قرار دیا گیا ہے۔ برصغیر میں

بھی اسے بہت پذیرائی حاصل ہوئی۔ بیت الحکمہ میں القانون کے کم و بیش چھ نسخے موجود ہیں۔ لیکن یہاں ہم جس نسخے کا ذکر کر رہے ہیں وہ انتہائی دیدہ زیب ہے۔ طلائی روشنائی سے مزین صفحات پر خط نسخ میں عمدہ کتابت کی گئی ہے۔ سرلوح قابل دید ہے۔

شاہنامہ فردوسی:

شاہنامہ فردوسی ایک معروف کتاب ہے۔ اہل دانش سے اس کی اہمیت مخفی نہیں ہے۔ اس کے بے شمار نسخے دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ بیت الحکمہ میں بھی اس کے دو نسخے موجود ہیں۔ لیکن جس قلمی نسخے کا ذکر ہم یہاں کر رہے ہیں وہ خط کے اعتبار سے بھی اہم ہے لیکن اس میں جو ۲۸ تصاویر ہیں ان کی وجہ سے یہ نسخہ اور زیادہ اہم ہو جاتا ہے۔ اگرچہ یہ نسخہ کوئی چار سو سالہ قدیم ہے لیکن تصویروں کے رنگ ابھی تک واضح ہیں۔ جو مصور کی مہارت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس نسخہ کو دو حصوں میں جلد کروایا گیا ہے۔ دونوں جلدوں کے کل صفحات ۹۷۰ ہیں۔ ہر صفحہ پر چار کالم ہیں اور ۲۵ سطور۔

دیوان فہیم:

یہ دیوان ترکی زبان میں ہے۔ فارسی رسم الخط میں لکھا گیا ہے۔ اس میں بھی چار رنگین تصویریں ہیں جو قابل دید ہیں۔

دیگر اہم مخطوطات:

طوالت کے خوف سے اب ہم اہم مخطوطات کا ذکر موضوع وار کرتے ہیں اور صرف نام لکھنے پر اکتفا کریں گے:

طب:

- اظہر الطب از ہزاری سری مل
- بدیع التحریر از حکیم رحم علی خان فرخ آبادی
- تذکرۃ الکحالین از عیسیٰ بن علی الکحال (م ۴۳۰ھ) کا فارسی ترجمہ
- شفاء العلیل از محمد حسام الدین
- شفاء المریض از محمد نور عالم طبیب
- طب قادری از الہ داد بن شیخ قطب الدین

- لوامع البشریہ فی علاج البشریہ از حسین بن عبداللہ الحسن المصطفی المعروف بہ شبر کاظمی۔
- منافع افضلیہ

کیمیا:

- شکم پر از صفی
- کیمیا از محمد رمضان الحق مفتون
- رسالہ در علم کیمیا از شمس الحق ترکمان
- مخزن الاکسیر از عبداللطیف

فلسفہ:

- سیر الروح فی البدن
- فواید الاصویتہ السلیمانیہ از عباس المولوی

تصوف:

- رموز الموحدین از امام الدین عارف
- رسالہ سیر روح و بدن از صلاح جعفری
- مصباح الطالبین از عبدالرسول معروف بہ گھمنڈوی

انشاء

- انشائے روشن کلام از بھوپت رائے
- بہار بی خزان
- بہار فطرت از ملتانی لعل جووت
- چہار چمن فیض از محمد فاضل
- گل رعنا از محمد کبیر خان کبیر

بلاغت:

- زبدۃ البیان از شمس الدین فقیر دہلوی

دیوان:

- دیوان بہار از بہاری مصر برہمن متخلص بہ بہار
- ہشت چمن: یہ دیوان عرفی کی شرح ہے۔ شارح کھڑک رائے متخلص بہ غریب۔

دیگر اہم مخطوطات:

- غوث نامہ از عبدالستار عبدی بن شہباز خان۔ تصنیف ۱۰۵۱ھ
- شرح قصیدہ بانت سعاد از ابوالحسین بن عبدالمعبود
- مصباح الارواح و اسرار الاشباح از اوحدالدین کرمانی

وغیرہم

فہارس مخطوطات:

بیت الحکمہ کے مخطوطات کی دو فہرستیں شائع ہو چکی ہیں۔

۱۔ توضیحی فہرست مخطوطات کتب خانہ ہمدرد (طبی علوم)
مرتبہ مولانا فضل اللہ فاروقی ندوی، ہمدرد فاؤنڈیشن پریس، کراچی ۱۹۸۱ء

۲۔ فہرست نسخہ ہائے خطی فارسی کتابخانہ ہمدرد، کراچی
تالیف سید خضر نوشاہی، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، ۱۹۸۸ء

لیکن یہ دونوں فہرستیں پورے شعبہ مخطوطات کا احاطہ نہیں کر سکتی ہیں۔ اب ایک جامع فہرست تیار کی جا رہی ہے جس میں عربی، فارسی، اردو اور دیگر متفرق زبانوں کے تمام مخطوطات شامل کیے جا رہے ہیں۔

آخر میں شعبہ مخطوطات بیت الحکمہ سے متعلق ایک ضروری بات عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں اور وہ یہ کہ اس شعبہ مخطوطات میں ایک گوشہ مسودات مصنفین بھی قائم کر دیا گیا ہے جس میں معاصر مصنفین کے دست نویس مسودے جمع کیے جا رہے ہیں۔ بالعموم کتابوں کی اشاعت کے بعد اصل مسودے ضائع ہو جاتے ہیں یا انہیں درخور اعتنا نہیں سمجھا جاتا لیکن مخطوطات کی طرح مستقبل میں ان اصل مسودات کی اہمیت بھی بہت بڑھ جائے گی۔ محترم حکیم محمد سعید صاحب نے ابھی سے اس بات کا احساس کر لیا ہے اور اہل علم و دانش سے ان کی تصانیف کے اصل مسودات کا حصول شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ ان کی کوشش سے اب تک اڑھائی سو کے قریب مسودات مصنفین بھی بیت الحکمہ میں جمع ہو چکے ہیں۔

مراجع

خضر نوشاہی، سید/فہرست نسخہ ہائے خطی فارسی کتابخانہ، ہمدرد کراچی، اسلام آباد، ۱۹۸۸ م
خضر نوشاہی، سید/محمد بن جلال شاہی رضوی "مضمون بشمولہ مجلہ دانش شمارہ ۳۳۵،
اسلام آباد۔
خلیق احمد نظامی/حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی، دہلی، ۱۹۵۳
رحمان علی، مولوی/تذکرہ علمائے ہند ترجمہ محمد ایوب قادری، کراچی ۱۹۶۱

★★